نمازِ زلزلہ   ابو سعید

عبداللہ بن حارث الانصاری سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے کہتے ہیں :

انّہ صلّی فی زلزلۃ بالبصرۃ ، فأطال القنوت ، ثمّ رکع ، ثمّ رفع رأسہ ، فأطال القنوت ، ثمّ رکع ، فسجد ، ثمّ قام فی الثّانیۃ ، ففعل کذٰلک ، فصارت صلاتہ ستّ رکعات وأربع سجدات ، ثمّ قال : ہٰکذا صلاۃ الآیاتٰ

''آپ نے بصرہ میں زلزلہ آنے پر نماز پڑھی ، لمباقیام کیا ، پھر رکوع کیا ، پھر سر اٹھایااور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا ، پھر سجدہ کیا ، اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا ، اس طرح ان کی نماز میں چھ رکوع اور چارسجدے ہوئے ، پھر فرمایا ، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (آفات)کیۓ نماز اسی طرح کی ہوتی ہے۔''

(السنن الکبری للبیہقی : ۳/۳٤۳، وسندہ صحیح کالشمس وضوحاً)

جعفر بن برقان کہتے ہیں : کتب الینا عمر بن عبد العزیز فی زلزلۃ کانت بالشّام : أن اخرجوا یوم الاثنین من شہر کذا و کذا ، ومن استطاع منکم أن یخرج صدقۃ ، فلیفعل ، فانّ اللّٰہ تعالیٰ قال :(قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ⋆ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی)(الأعلیٰ : ١٤۔١٥)

''امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ہمیں شام میں آنے والے زلزلہ میں خط لکھا کہ تم فلاں مہینے میں اتوار کے دن نکلو اور جو کوئی صدقہ کر سکتا ہے ، کرے ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی⋆ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی)(الأعلیۓ : ١٤۔١٥)(یقینا کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اللہ کا نام لیا ، پھر نماز پڑھی ۔''(مصنف ابن أبی شیبۃ : ۲/٤۷۲، وسندہ، صحیح)

ززززززززز

نقدوتحقیق

گردن کا مسح بدعت ہے